72
سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

بعنوان

انا اور میں کی قربانی

31 جولائی 2020ء 09 ذوالحجہ 1441ھ

زیرِ اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَنا اور مَیں کی قربانی

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❀ ''انا'' کسے کہتے ہیں؟ ❀ تکبر کی مختلف صورتیں ❀ تکبر کے دنیوی واخروی نقصانات
❀ آیئے! ''انا اور میں'' کو ذبح کیجئے

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
اَمَّا بعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (البقرة:206)﴾

سامعین محترم! عیدالاضحیٰ کی آمد آمد ہے۔اس روز لاکھوں فرزندانِ توحید جدالانبیا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت پرعمل کرتے ہوئے اپنے جانوروں پرچھری چلا کے رب کی رضا حاصل کرتے ہیں۔مگر ہم برس ہا برس سے جانوروں پرچھری تو چلا رہے مگر قربانی کا جو فلسفہ تھا کہ انسان جانور کی گردن پر چھری چلانے کے ساتھ ساتھ اپنی ''انا اور میں'' پر بھی چھری چلائے،شاید وہ ہم میں موجود نہیں رہا۔

حضرات محترم! ''انا اور میں'' کا اثر پورے معاشرے میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ ''انا اور میں'' عربی واُردو زبان کے دو لفظ ہیں،جو ایک دوسرے کے مترادف اور ہم معانی بھی ہیں،اس ''انا اور میں'' کی آگ میں نہ جانے معاشرے کے کتنے افراد جھلسے ہوئے ہیں،اس کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا ۔اس کے زہریلے جراثیم معاشرے میں اپنا مضبوط و مستحکم مقام بنا چکے ہیں۔اس ''انا اور میں'' کی دوڑ میں ایک دوسرے پر سبقت وبرتری لے جانا فخر محسوس کیا جا رہا ہے۔اس ''انا اور میں'' کا بھوت معاشرے کے اکثر افراد پر سوار ہو چکا ہے،چاہے وہ عالم ہو یا جاہل،امیر ہو یا غریب،چھوٹا ہو یا بڑا،حکمراں ہو یا ملازم ،تقریباً سبھی اس ''انا اور میں'' کے آسیب سے بہت بری طرح متأثر ہیں۔

سامعین محترم! عیدالاضحیٰ ہم سے ہر سال بار بار یہی مطالبہ کرتی ہے کہ ہم محض اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانوروں کو ہی قربان نہ کریں، بلکہ اس کے ساتھ میں اپنی ''انا اور میں'' کو بھی ذبح کریں،جس طرح ہم رب

تعالیٰ کی رضا وخوش نودی کے لیے جانور کی قربانی پیش کرتے ہیں ،اسی طرح ہم رب تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی خواہشات ونفسانیت کوبھی کوتہہ تیغ کریں،آپسی اختلافات وانتشارات کا گلا گھونٹ دیں،سماجی ومعاشرتی برائیوں کا قلع قمع کریں،اپنے درمیان اتحاد واتفاق پیدا کریں،دین وشریعت پر ثابت قدم رہیں،فرامینِ الٰہ واحادیثِ رسول پر عمل پیرا رہیں،اپنے اندر سے ''انا اور میں'' کو باہر نکال پھینکیں، اس سے نہ صرف ہماری دی گئی قربانی مقبول ہوگی، بلکہ ہمارے نفس کا بھی تزکیہ وتصفیہ ہوگا،اور یہی دراصل قربانی کا مقصد ومنشا بھی ہے۔یقیناً درج ذیل شعر میں ہمارے لیے ایک اہم پیغام پنہا ہے:

کاش اس عید پر ہم اپنی ''انا'' ذبح کردیتے
جو بات بات پہ ''میں میں'' کیا کرتی ہے

اس مناسبت سے ہم آج کے خطبہ جمعہ میں ''انا اور میں'' اور اس کی تباہ کاریوں پر روشنی ڈالیں گے،تاکہ ان سے بچتے ہوئے عیدالاضحیٰ پر جانور ذبح کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی ''انا اور میں'' کو بھی ذبح کردیں۔

اَنا (تکبر) کسے کہتے ہیں؟

❁ تکبر کے لغوی معنی ''بڑائی'' اور ''عظمت'' کے ہیں۔

❁ اصطلاح میں تکبر ''ایک ایسی انسانی کیفیت وحالت کو جس میں انسان اپنے آپ کو دوسرے انسانوں سے زیادہ فوقیت اور فضیلت دیتا ہے''۔

❁ قرآن وحدیث اور معنی ومفہوم اگر دیکھا جائے تو یہ تکبر صرف اور صرف اللہ کے ہی سزاوار ہے۔کیونکہ ''اللہ اکبر علی کل شئی'' ہے،اس دنیا جہاں میں اس سے بڑا نہیں، وہ سب کا خالق، مالک، رازق، دستگیر اور حاجت روا ہے۔جب ہر قسم کی تعریف اسی کے لیے تو پھر تکبر بھی اسی کا حق ہے۔جیسا کہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجاثية:37)

''اور آسمانوں اور زمین میں کبریائی (بڑائی) اسی کیلئے ہے۔اور وہ زبردست اور بہت ہی حکمت والا ہے۔''

❁ چاہیے تو یہ تھا کہ تکبر صرف اللہ ہی کرتا، کیونکہ یہ اس کے علاوہ کسی کا حق نہیں۔مگر آج ہمارے اندر بھی تکبر پیدا ہو چکا ہے، جسے کچھ حسن وجمال، مال ودولت، جاہ ومنصب اور شہرت وناموری مل جائے تو کسی کو کچھ سمجھتا تک نہیں، جب کہ اس تکبر سے ہمارے دین نہ صرف ہمیں سختی سے روکا ہے، بلکہ اس کے سنگین اور

خطرناک انجام سے بھی باخبر کیا ہے۔

اَنا (تکبر) کی مختلف صورتیں

① حق بات کو جھٹلانا:

تکبر بدترین قسم یہ ہے کہ انسان صرف اپنی بات ہی کو حرف آخر سمجھے۔ اپنی بات کے مقابلے میں ہر کسی کی بات، حتیٰ کہ قرآن وحدیث کی بات کا بھی انکار دے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تکبر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطْرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ

''بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر حق کو ٹھکرانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔''

صحیح مسلم:91

② خاندان، برادری، کنبہ اور قبیلہ کی عزت کے لیے جھوٹ بولنا:

تکبر کی یہ قسم ہمارے ہاں بہت عام ہے کہ ہم اپنے خاندان، برادری، کنبہ اور قبیلہ کی ناک رکھنے کے لیے سارا کچھ کر گزرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، مگر اپنے خاندان یا برادری کی عزت کو داغ دار نہیں ہونے دیتے۔ ہم بسا اوقات بھوک اور پیاس کو گلے لگا لیتے ہیں مگر اپنی ذات کے اعتبار سے کم تر کام کرنے کے لیے آمادہ نہیں کہ فلاں برادری کے لوگوں کو یہ کام زیب نہیں دیتا!! بسا اوقات ہم گناہ کا اعتراف محض اس لیے نہیں کرتے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ فلاں خاندان کے ہو کر تم نے یہ کام کر لیا!! ہم اس کی ایک مثال عہد نبوی سے پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اسلام میں سب سے پہلا لعان ہلال بن امیہ کا اس طرح ہوا کہ انہوں نے شریک بن سحماء پر اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کا الزام لگایا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر آپ کو اس بات کی خبر دی، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ

''چار گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری ہوگی (کوڑے پڑیں گے)''۔

آپ نے یہ بات بار بار کہی، ہلال نے آپ سے کہا: قسم اللہ کی، اللہ کے رسول! اللہ عزوجل بخوبی جانتا ہے کہ میں سچا ہوں اور (مجھے یقین ہے) اللہ بزرگ و برتر آپ ﷺ پر کوئی ایسا حکم ضرور نازل فرمائے گا جو

میری پیٹھ کو کوڑے کھانے سے بچا دے گا، ہم سب یہی باتیں آپس میں کر ہی رہے تھے کہ آپ پر لعان کی آیت: والذین یرمون أزواجہم ۔۔آخر تک نازل ہوئی آیت نازل ہونے کے بعد آپ نے ہلال کو بلایا، انہوں نے اللہ کا نام لے کر (یعنی قسم کھا کر) چار گواہیاں دیں کہ وہ سچے لوگوں میں سے ہیں اور پانچویں بار انہوں نے کہا کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹے لوگوں میں سے ہوں، پھر عورت بلائی گئی اور اس نے بھی چار بار اللہ کا نام لے کر (قسم کھا کر) چار گواہیاں دیں کہ وہ (شوہر) جھوٹوں میں سے ہے (راوی کو شک ہو گیا) چوتھی بار یا پانچویں بار قسم کھانے کا جب موقع آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَقِّفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ

”(ذرا) اسے روکے رکھو (آخری قسم کھانے سے پہلے اسے خوب سوچ سمجھ لینے دو ہوسکتا ہے وہ سچائی کا اعتراف کر لے) کیونکہ یہ گواہی (اللہ کی لعنت وغضب کو) واجب ولازم کردے گی“۔

وہ رکی اور ہچکائی تو ہم نے شک کیا (سمجھا) کہ (شاید) وہ اعتراف گناہ کرلے گی، مگر وہ بولی:

لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ

”میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے شرمندہ، رسوا و ذلیل نہیں کرسکتی“۔

یہ کہہ کر (آخری) قسم بھی کھا گئی۔ (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انْظُرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ السَّحْمَاءِ

”اسے دیکھتے رہو اگر وہ سفید (گورا) لٹکے ہوئے بالوں اور خراب آنکھوں والا بچہ جنے تو (سمجھو کہ) وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہے اور اگر وہ بچہ گندم گوں، پیچیدہ الجھے ہوئے بالوں والا، میانہ قد کا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو (سمجھو) وہ شریک بن سحماء کا ہے“۔

تو اس عورت نے گندمی رنگ کا گھونگھریالے بالوں والا، درمیانی سائز کا، پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا، (اس کے جننے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْلَا مَا سَبَقَ فِيهَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ

”اگر اس معاملے میں اللہ کا فیصلہ نہ آچکا ہوتا تو میرا اور اس کا معاملہ کچھ اور ہی ہوتا۔ (یعنی میں اس پر حد قائم کرکے رہتا)“۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ہم اپنے خاندان اور برادری کے معاملے میں اس قدر متکبر ہو چکے ہیں کہ جہنم کی

ابدی سزا تو قبول کر لیتے ہیں، مگر حق بات کا اقرار نہیں کرتے!

❀ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بطورِ خاص خاندان اور برادریوں پر فخر کرنے سے روکا، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ، لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتِنَ

”اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی تکبر اور آباء واجداد پر فخر کرنے کی عادت کو دور کر دیا۔ (لوگ دو طرح کے ہیں) متقی مومن اور بدنصیب فاجر و فاسق، تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔ لوگ بالضرور اپنی اقوام پر فخر کرنا چھوڑ دیں ورنہ وہ تو جہنم کے کوئلوں میں سے کوئلے ہیں یا پھر وہ اللہ کے نزدیک سیاہ بھونرے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائیں گے جو اپنی ناک سے بدبو پھینکتا ہے۔ (گوبر کا کیڑا جو انتہائی قبیح اور بدبودار ہوتا ہے)“۔

سنن ابی داؤد: 5116، قال الالبانی: حسن

③ لوگوں کو حقیر سمجھنا:

تکبر کی ایک قسم یہ ہے کہ انسان اپنے مال و دولت، عزت و شہرت، جاہ و منصب اور حسن و جمال کی وجہ سے باقی لوگوں کو اپنے آپ سے حقیر سمجھنا شروع کر دے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تکبر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ

”بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر حق کو ٹھکرانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔“

صحیح مسلم: 91

④ زمین پر اکڑ کے چلنا:

اللہ کی زمین اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اکڑ کر چلنا تکبر کی ایک قسم ہے، جس سے باری تعالیٰ نے روکتے ہوئے فرمایا:

وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ

فَخُوْرٍ (سورۃ لقمان:18)

''اورلوگوں (کوحقیر سمجھتے ہوئے اوراپنے آپ کو بڑا تصور کرتے ہوئے)ان سے منہ نہ موڑنا۔اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ اللہ تعالی تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔''

۞اور نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی ایک شخص کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ،يَمْشِيْ فِي بُرْدَيْهِ، قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ، فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''ایک آدمی اپنی دو چادریں پہنے ہوئے اکڑ کر چل رہا تھا اور خود پسندی میں مبتلا ہو چکا تھا۔اسی دوران اللہ تعالی نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔چنانچہ وہ قیامت تک اس کی گہرائی میں نیچے جاتا رہے گا۔''

صحیح مسلم:2088

۞اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

مَنْ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهِ أَوِ اخْتَالَ فِي مِشْيَتِهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

''جو شخص اپنے آپ کو بڑا جانے یا اکڑ کر چلے تو وہ اللہ تعالی سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔''

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:543

۵ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا:

کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا بھی تکبر ہی کی ایک صورت ہے۔نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''جو شخص اپنا کپڑا تکبر کرتے ہوئے گھسیٹے اس کی طرف اللہ تعالی قیامت کے روز دیکھنا بھی گوارا نہ کرے گا۔''

۞اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ

''تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالی قیامت کے روز نہ بات چیت کرے گا،نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا۔اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔''

آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین بار کہے۔تو سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ یقینا ذلیل وخوار ہونگے اور خسارہ پائیں گے۔ یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

''اپنے تہ بند کو نیچے لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور اپنے سودے کو جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا۔''

صحیح مسلم:106

❁ان روایات سے ثابت ہوا کہ کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام اور بہت بڑا گناہ ہے۔لہٰذا جو کپڑا بھی نیچے پہنا ہوا ہو،شلوار ہو یا چادر، پائجامہ ہو یا پینٹ، اسے ٹخنوں سے اوپر ہی رکھنا چاہیۓ نیچے نہیں لٹکانا چاہیۓ خواہ تکبر نہ بھی ہو۔اور اگر اِس کے ساتھ ساتھ تکبر بھی ہو تو یہ اور زیادہ سنگین گناہ ہے۔اور اس کی سزا بھی بہت سخت ہے۔جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''ایک آدمی اپنے تہ بند کو گھسیٹ رہا تھا کہ اللہ تعالی نے اسے دھنسا دیا۔پس وہ قیامت تک زمین کی گہرائی میں نیچے جا تا رہے گا۔''

صحیح البخاری:5790

⑥خود پسندی میں مبتلا ہونا:

اپنے حسن وجمال، یا خوبصورت لباس، یا کوٹھی وبنگلہ،تجارت وکاروبار،کامیابی وترقی یا ذہانت وفطانت کی بناء پر خود پسندی میں مبتلا ہونا بھی تکبر ہی کی ایک صورت ہے۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ، إِذَا خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''ایک آدمی اپنے لمبے لمبے بالوں کو کنگھی کیۓ ہوۓ خوبصورت لباس میں چل رہا تھا اور خود پسندی میں مبتلا تھا،اسی دوران اچانک اللہ تعالی نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔پس وہ قیامت تک زمین کی گہرائی میں جاتا رہے گا۔''

صحیح البخاری:5789،صحیح مسلم:2088

⑦یہ پسند کرنا کہ لوگ اس کی آمد پر کھڑے ہوں:

جی ہاں، یہ بھی تکبر ہی کی ایک علامت ہے۔

ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ آئے تو انھیں دیکھ کر عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان کھڑے ہو گئے۔تو انھوں نے کہا: بیٹھ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أن يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

”جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ لوگ اس کیلئے (تعظیماً) کھڑے ہو جائیں تو وہ یقین کر لے کہ اس کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے۔“

سنن الترمذی: 2755، قال الالبانی: صحیح

❁ اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلي الله عليه وسلم وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ

”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اکرم ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی شخص نہ تھا، اِس کے باوجود وہ جب آپ ﷺ کو دیکھتے تھے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ آپ کو ناپسند ہے۔“

اَنا (تکبر) کے دنیوی واخروی نقصانات

① تکبر کی ابتدا شیطان نے کی:

اس دنیا میں سب سے پہلے تکبر ابلیس لعین نے کیا تھا، جب باری تعالیٰ نے اسے اپنے آگے جھکنے کا کہا تو اس نے تکبر کرتے ہوئے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اور آدم مٹی سے، لہٰذا میں اسے سجدہ کرنے والا نہیں ہوں، جیسا کہ رب تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (البقرۃ:34)

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا۔

❁ جس کام کی ابتدا ہی ابلیس لعین سے ہوتا ہو، بھلا وہ کام کیسے بھلا ہوسکتا ہے؟

② تکبر سے گناہ کی راہ ہموار:

تکبر سے صرف ایک گناہ ہی سرزد نہیں ہوتا، بلکہ تکبر ان گناہوں کی پہلی سیڑھی ہے، جس پر چڑھ کر انسان ایک سے بڑھ کر ایک گناہ کرتا چلا جاتا ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (البقرة:206)

''اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو اس کی عزت اسے گناہ میں پکڑے رکھتی ہے، سو اسے جہنم ہی کافی ہے اور یقیناً وہ بُرا ٹھکانا ہے''۔

③ تکبر اللہ کو ناپسند ہے:

جب تکبر انسان کو زیب ہی نہیں دیتا، تو اللہ بھی تکبر کرنے والے شخص کو پسند نہیں فرماتا، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا (النسا:36)

''یقیناً اللہ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا، شیخی مارنے والا ہو''۔

❁ ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ (النحل:23)

''یہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اللہ ضرور اس کو جانتا ہے۔ وہ سرکشوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اللہ کی بندگی کو عار سمجھنے والوں کے لیے دردناک عذاب ہے''۔

④ متکبر ہی اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں:

چونکہ تکبر؛ کبر سے ہے، جس کا معنی بڑائی ہے۔ جب یہ شخص بزعم خود بڑا بن جاتا ہے تو وہ پھر کائنات کی سب سے بڑی ہستی اللہ رب العزت کی بات کی بھی پرواہ نہیں کرتا، کیونکہ وہ تو اللہ کے مقابلے میں بڑا بنا ہوتا ہے۔ کچھ ایسے لوگوں کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا:

الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ (الانعام:93)

''آج تم کو ذلّت کے عذاب کی سزا دی جائے گی۔ اس لئے کہ تم اللہ پر جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے''۔

⑤ متکبر اللہ کی آیات سے پھرتے اور گمراہی کو پسند کرتے ہیں:

تکبر اختیار کرنے والے ہمیشہ حق بات کی بجائے گمراہی اور خواہش نفس کے تابع ہوتے ہیں، جیسا کہ

ارشاد ہے:

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ(الاعراف:146)

''جولوگ زمین میں ناحق غرور کرتے ہیں ان کو اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا۔اگر یہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں۔اوراگر راستی کا راستہ دیکھیں تو (اپنا) راستہ نہ بنائیں ۔اوراگر گمراہی کی راہ دیکھیں تو اسے راستہ بنالیں۔یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اوران سے غفلت کرتے رہے''۔

⑥ متکبر ہی اہلِ ایمان سے تمسخر کرتے ہیں اور رسول کو جھٹلاتے ہیں:

تکبر کرنے والے اپنے آپ کو بے حد بڑا سمجھتے ہوئے اہل ایمان اور خود رسول اللہ ﷺ کو بھی جھٹلانے میں شرم محسوس نہیں کرتے،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بابت فرمایا:

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُرْسَلٌ مِنْ رَبِّهِ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ (الاعراف:76.75)

''تو ان کی قوم میں سردار لوگ جو غرور تھے غریب لوگوں جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے کہنے لگے بھلا تم یہ یقین کرتے ہو صالح اپنے پروردگار کی طرف سے بھجے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جو چیز وہ دے کر بھجے گئے ہیں ہم اس پر بلاشبہ ایمان رکھتے ہیں۔تو سرداران مغرور کہنے لگے جس چیز پر ایمان لائے ہوا ہم اس کو نہیں مانتے''۔

⑦ قارون،فرعون اور ہامان بھی متکبر اور مغرور تھے:

غرور تکبر کرنے والے قارون،فرعون اور ھامان بھی تکبر کرنے والے تھے،جنہیں اللہ نے زمین میں دھنسا کر رہتی دنیا کے لیے نشان عبرت بنادیا۔

وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَى بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ (العنکبوت:39)

'' اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہلاک کردیا) اور انکے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر آئے

تو وہ ملک میں مغرور ہو گئے اور وہ (ہمارے) قابو سے نکل جانے والے نہ تھے"۔

⑧ دنیا میں ذلت اور آخرت میں عذاب:

متکبر شخص؛ جو درحقیقت اپنے آپ کو بڑا سمجھ رہا ہوتا ہے، وہ دنیا میں بھی ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے اور آخرت میں رسوائی ہی اس کا مقدر ہو گی۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ (الحج:9)

"(اور تکبر سے) گردن موڑ لیتا (ہے) تاکہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے اس کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور قیامت کے دن ہم اسے عذاب (آتش) سوزاں کا مزہ چکھائیں گے"۔

۞ ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ (الاحقاف:20)

"تو آج تم کو ذلت کا عذاب ہے (یہ) اس کی سزا (ہے) کہ تم زمین میں ناحق غرور کیا کرتے تھے اور اسکی کہ بدکرداری کرتے تھے"۔

۞ سیدنا ابو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الْعِزُّ إِزَارُهُ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ، فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ

"عزت میری ازار ہے اور کبریائی میری رداء ہے جو مجھ سے ان صفات کو چھیننے کی کوشش کرے گا میں اس کو عذاب دوں گا"۔

صحیح مسلم:2620

⑨ متکبروں کے لیے آسمان کے دروازے بند:

جب ایسے تکبر کرنے والوں کی روح آسمان کی طرف لے کر جائی جاتی ہے، تو ایسے لوگوں کے لیے آسمان اور جنت کے دروازے نہیں کھولے جاتے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ

الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ (الاعراف:40)

’’جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی۔ان کیلئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نکل جائے۔اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں‘‘۔

⑩ متکبروں کے منہ قیامت والے دن سیاہ ہوں گے:

دنیا میں عزت دار بننے کی کوشش کرنے والے قیامت کے دن اس طرح ذلیل ہوں گے کہ ان چہرے سیاہ ہو چکے ہوں گے،ان کا نقشہ کھینچتے ہوئے رب تعالیٰ نے فرمایا:

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ (الزمر:60)

’’اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہو رہے ہوں گے‘‘۔

⑪ متکبروں کو قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں ہوگا:

تکبر سے ہم دنیا میں شاید کسی نہ کسی طرح فائدہ لے سکیں،مگر یاد رکھ لیجئے!یہ تکبر روزِ قیامت ہمارے کسی بھی کام آنے والا نہیں ہے۔ارشاد ربانی ہے:

وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ (الاعراف:48)

’’اور اہل اعراف اہل جہنم میں سے جن کی صورت سے پہچانیں گے پکاریں گیں اور کہیں گے کہ آج کے دن نہ تو تمہاری جماعت ہی تمہارے کوئی کام آئی اور نہ تمہارا تکبر ہی سودمند ہوا‘‘۔

⑫ روزِ قیامت نظرِ رحمت سے محرومی:

روزِ قیامت اگر یہ کبھی اللہ سے رحم کی اپیل بھی کرنے کی کوشش کریں تو اللہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا،چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ،وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ

’’تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالی قیامت کے روز نہ بات چیت کرے گا،نہ انھیں پاک کرے گا

اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔''

صحیح مسلم:107

⑬ متکبر اوندھے منہ جہنم میں پھینکا جائے گا:

ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ دو صحابی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مروہ پر ملے، کچھ دیر بات چیت کی، پھر عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ چلے گئے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا۔ تو ایک آدمی نے پوچھا: ابوعبدالرحمن! آپ کو کس بات نے رلایا؟ تو انھوں نے کہا: مجھے اِس (عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهِ فِي النَّارِ

''جس شخص کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوا سے اللہ تعالی جہنم کی آگ میں اوندھے منہ گرائے گا۔''

صحیح الترغیب والترھیب للألبانی:2909

۞ اسی طرح سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا''۔

صحیح مسلم:91

⑭ متکبروں کے لیے جہنم میں بدترین ٹھکانا ہے:

ایسے لوگوں کے لیے صرف جہنم ہی نہیں، بلکہ اس جہنم میں بھی بدترین ٹھکانا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ (النحل:29)

''سو دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے۔ اب تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے''۔

⑮ جہنم کے اندر بدترین ذلالت:

چونکہ اللہ نے تکبر کو بندوں کے لیے ناپسند کرتے ہوئے اسے بندوں پر حرام قرار دیا۔ اب جو اس کے حکم

کی نافرمانی کرتے ہوئے تکبر کرے گا، تو ایسے لوگوں کو اللہ بھڑکتی ہوئی آگ میں بھیجے گا، ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (غافر:60)

''جو لوگ میری عبادت سے از راہ تکبر کتراتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے''۔

۞ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَومَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ، يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، فَيُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى : بُولَسَ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَہْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ

''تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ ان کی شکلیں آدمیوں کی ہونگی، لیکن وہ (اپنی جسامت کے لحاظ سے) چینوٹیوں کی طرح ہونگے، انھیں ہر طرف سے ذلت ڈھانپ لے گی۔ پھر انھیں جہنم کی ایک جیل جس کا نام 'بولس' ہے، میں لے جایا جائے گا۔ جہاں ایسی شدید آگ ان پر غالب آئے گی جو خود آگ کو جلانے والی ہوگی۔ اور وہاں انھیں جہنمیوں کے جسموں سے نکلنے والی پیپ پلائی جائے گی''۔

سنن الترمذی:2492، قال الالبانی: صحیح

آیئے! اَنا (تکبر) کی قربانی کیجئے

حضرات محترم! ہماری زندگی میں نہ جانے کتنی عیدیں اور نہیں معلوم ہم نے کتنے ہی جانور راہِ الٰہ میں قربان کیے، مگر کیا ہی اچھا ہوا کہ اس بار عید قربان پر جانور ذبح کرنے کے ساتھ وہ ''اَنا اور میں'' کا بھوت جو ہمارے اندر سرایت کر چکا ہے، اسے بھی ذبح کریں۔ تاکہ قربانی کا حقیقی مقصد حاصل ہو سکے۔

یاد رکھیں! مسلمان کا مطلب ہی ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے سامنے اپنا سرِ خم تسلیم کر لے، اپنے آپ کو اللہ کے احکامات کے تابع کر دے، تو بھائیو! وہی اللہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ اپنی ''انا'' کو بھی قتل کر کے عاجزی وانکساری کو گلے لگاؤ، کیونکہ جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اسے عزت، بلندی اور ترقی نصیب کرتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

''اور جو شخص بھی اللہ کیلئے تواضع اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالی یقینی طور پر بلندی ورفعت نصیب کرتا ہے۔''

صحیح مسلم:2588

۞اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : مَنْ تَوَاضَعَ لِي هَكَذَا - وَجَعَلَ يَزِيدُ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ، وَأَدْنَاهَا إِلَى الْأَرْضِا- رَفَعْتُهُ هَكَذَا- وَجَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ

''اللہ تعالی فرماتا ہے: جو شخص میرے لئے اس طرح (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کا باطن زمین کی طرف اور مزید نیچے کی طرف جھکاتے ہوئے کہا) عاجزی اختیار کرتا ہے، میں اس کو اس طرح (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کا باطن آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے کہا) بلندی نصیب کروں گا۔''

مسند أحمد: 309۔قال الأرناؤط: صحیح

❁❁❁❁

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416